سامنے ڈھال بنا رکھا تھا کہ مبادا کوئی تیر آپ تک پہنچے۔ حضرت قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ کے ہاتھ کو دیکھا جو کہ جنگِ اُحد میں شل ہو گیا تھا۔

حضورؐ نے آپ کا نام طلحہؓ الفیاض رکھا تھا۔ حضورؐ فرمایا کرتے تھے جس نے زندہ شہید کو دیکھنا ہو وہ طلحہؓ کو دیکھے۔ آپ جنگِ جمل میں گئے [illegible] آپ کو مروان بن عبدالحکم نے تیر مارا جو کہ آپ کی پنڈلی پر لگا جس سے آپ جانبر نہ ہو سکے اور ۳۶ھ میں اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۶۴ سال تھی۔ الاصابہ فی معرفۃ الصحابہ صفحہ ۲۲۹ ج ۲۔ الاستیعاب مع الاصابہ صفحہ ۲۱ ج ۲۔

آپ کو ابو عبید نے اپنی کتاب القرأت القراء من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں حافظ قرآن لکھا ہے۔ الاتقان صفحہ ۷۲ ج ۱

(باقی)

مولانا عبدالرحمٰن عاجز

ترے آگے کسی کی فردِ عصیاں کون دیکھے گا

جگر شق، زرد چہرہ، چاک داماں کون دیکھے گا
پریشاں ہوں مرا حالِ پریشاں کون دیکھے گا

جہاں پڑتی نہیں نظریں کسی کی آتشِ گُل پر
وہاں جلتے دلوں کا سوزِ پنہاں کون دیکھے گا

اگر وہ نور برساتے ہوئے محفل میں آ جائیں
تری صورت پھر اے شمعِ فروزاں کون دیکھے گا

کلی افسردہ، غنچہ دم بخود اور پھول پژمردہ
یہ صورت ہے تو پھر شکلِ گلستاں کون دیکھے گا

تمہاری تیغ کے کشتے تڑپتے ہیں ہزاروں ہیں
یہ نظارہ بجز گورِ غریباں کون دیکھے گا

غنیمت ہیں یہ دو دن زندگی کے آ ذرا مل بیٹھیں
بچھڑنے پر یہ پھر رنگِ بہاراں کوئی دیکھے گا

اگر جاں جا رہی ہے شوق سے سو مرتبہ جائے
ترا جانا مگر اے جانِ جاناں کون دیکھے گا

قیامت پر مرا ایماں مگر اے داورِ محشر
ترے آگے کسی کی فردِ عصیاں کون دیکھے گا

تو اس دارالعمل سے گر تہی داماں چلا عاجز
تری جانب پھر اے بے ساز و ساماں کون دیکھے گا